بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۶ شہادت ۱۳۴۲ ہش ۔ ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ ۔ ۶ اپریل ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۸۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز مومن کی معراج ہے اس کا مقصود یہی ہے کہ اس میں دعا کی جائے

انسان کبھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ اقام الصلوٰۃ نہ کرے

"مَیں نے اپنی جماعت کو نصیحت کی ہے کہ ہندوستان میں یہ عام بدعت پھیلی ہوئی ہے کہ تعدیل ارکان پورے طور پر ملحوظ نہیں رکھتے اور ٹھونگے دار نماز پڑھتے ہیں۔ گویا وہ نماز ایک ٹیکس ہے جس کا ادا کرنا ایک بوجھ ہے اس لئے اس طریق سے ادا کیا جاتا ہے جس میں کراہت پائی جاتی ہے۔ حالانکہ نماز ایسی شے ہے کہ جس سے ایک ذوق اور اُنس اور سرور بڑھتا ہے۔ مگر جس طرز پر نماز ادا کی جاتی ہے اس سے حضورِ قلب نہیں ہوتا اور بے ذوقی اور بے لطفی پیدا ہوتی ہے۔ مَیں نے اپنی جماعت کو یہی نصیحت کی ہے کہ وہ بے ذوقی اور بے حضوری پیدا کرنے والی نماز نہ پڑھیں بلکہ حضورِ قلب کی کوشش کریں جس سے ان کو سرور اور ذوق حاصل ہو۔ عام طور پر یہ حالت ہو رہی ہے کہ نماز کو ایسے طور سے پڑھتے ہیں کہ جس میں حضورِ قلب کی کوشش نہیں کی جاتی بلکہ جلدی جلدی اس کو ختم کیا جاتا ہے اور خارج نماز میں بہت کچھ دعا کے لئے کرتے ہیں اور دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں۔ حالانکہ نماز کا (جو مومن کی معراج ہے) مقصود یہی ہے کہ اس میں دعا کی جاوے اور اسی لئے اُمّ الادعیہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ دعا مانگی جاتی ہے۔ انسان کبھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرتا جب تک کہ اقام الصلوٰۃ نہ کرے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۴۳ و ۴۴۴)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ مگر شام کو کچھ ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مجالس انصار اللہ ضلع لائل پور کی توجہ کیلئے

ضلع لائل پور کی مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب کا تقرر بطور ناظم ضلع مجلس انصار اللہ لائل پور منظور فرمایا ہے۔ تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ لائل پور محترم چوہدری صاحب سے تعاون فرمائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نوٹ:۔ یہ انتخاب ۳۱ دسمبر ۱۹۶۴ء تک کے لئے ہوگا۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مربیان اطفال اور ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس اطفال الاحمدیہ کا پہلا امتحان ستارہ اطفال مورخہ ۲۱ مئی ۶۳ء کو ہو رہا ہے۔ تمام ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ اس امتحان کے لئے مطلوبہ پرچوں سے جلد از جلد اطلاع دیں تاکہ اس کے مطابق پرچے امتحان سے قبل بھجوائے جا سکیں۔ یاد رہے کہ تمام اطفال کا اس امتحان میں شامل ہونا ضروری ہے۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا دو روزہ اجتماع

اجتماعی عبادات، علمی و ورزشی مقابلے تلقینِ عمل کا پروگرام

ربوہ ۵ اپریل۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام کل مورخہ ۴ اپریل کی صبح سے جامعہ احمدیہ کے ہال میں ربوہ کے مقامی اطفال کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کا افتتاح کل صبح دس بجے مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔ افتتاح کے بعد بارہ بجے دوپہر تک دوڑ دل، اونچی و لمبی چھلانگ۔ اور پیغام رسانی کے مقابلے ہوئے بعد ازاں کھانے اور نماز ظہر کے بعد ۱½ بجے ۲ بجے بعد دوپہر تک تلقین عمل کا پروگرام ہوا۔ ازاں بعد ساڑھے چار بجے تک اطفال نے تلاوت قرآن پاک، نظم، تقاریر اور اذان کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ ساڑھے چار بجے نماز عصر

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

تحریک جدید کے ذریعے دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب رونما ہو رہا ہے

خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ تحریک جدید میں علماء کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ — مورخہ ۳ اپریل کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ نے تحریک جدید کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اس جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی نے کی۔ بعد ازاں ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک پُر معارف نظم مکرم ثاقب صاحب زیروی کی آواز میں ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ سنائی گئی۔

(باقی ص ۸)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ اپریل ۶۳ء

غلافِ کعبہ اور مودودی صاحب

مودودی صاحب اور آپ کے حاشیہ برداروں نے "غلافِ کعبہ" کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس کے جواز کے لئے وہ سورہ مائدہ کی مندرجہ ذیل آیہ پیش کر کے دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی نشانیوں کو حلال نہ کر لو اور نہ ماہ حرام کو اور نہ بیت اللہ میں قربانی کے لئے بھیجے جانے والے جانوروں کو اور نہ ان ہاروں کو جو ان کے گلے میں لٹکائے جاتے ہیں اور نہ بیت الحرام کے قصد سے سفر کرنیوالوں کو"

(المائدہ)

(کوہستان ۳/۵ ۶۳ ص ۲۸)

اس آیہ سے جو استدلال کیا جاتا ہے وہ کوثر نیازی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:۔

"اس آیت میں بیت اللہ میں قربان ہونے والے جانوروں اور ان کے گلے کے ہاروں تک کو اللہ کی نشانی قرار دیا گیا ہے باوجودیکہ وہ ابھی بیت اللہ نہیں پہنچے مگر جب وہ ایک مرتبہ بیت اللہ کی طرف منسوب ہو گئے تو اب آپ نہ ان کا دودھ استعمال کر سکتے ہیں نہ ان پر سوار ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے ادب واحترام کی وجہ سے ان کی اون وغیرہ اپنے کام میں لا سکتے ہیں یہی صورت غلاف کے اس کپڑے کی ہے کہ وہ اگرچہ ابھی تک بیت اللہ کو اپنی آغوش میں نہیں لے سکا مگر اس گھر کے لئے خاص ہو جانے کی وجہ سے اب بھی ہماری نگاہیں اس کو چومتے نہیں تھکتیں۔

گرچہ خوردیم نسبتیست بزرگ
ذرہ آفتاب تابانیم"

(ایضاً)

پہلا سوال تو یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیہ محولہ بالا میں "غلاف کعبہ" کا ذکر ہی موجود نہیں اس کی ایک وجہ ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ قربانیاں حج کا ہی حصہ ہیں۔ غلافِ کعبہ کے متعلق خاموشی اس امر پر دال ہے کہ اس کو وہ مرتبہ حاصل نہیں کیونکہ غلافِ کعبہ تو اس وقت بھی بنتا تھا۔ چونکہ قدیم سے یہ رسم چلی آتی تھی کہ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو جاری رہنے دیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسی طرح "غلاف کعبہ" بھی ممنوعہ چیزوں میں شامل ہو گیا ہے۔ اگر کعبہ پر غلاف نہ چڑھا ہوا ہو تو پھر بھی حج تکمیل پا سکتا ہے لیکن قربانیوں کے بغیر حج تکمیل نہیں پا سکتا رہی ہاروں کی بات تو وہ قربانیوں ہی کا حصہ ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس آیہ میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ جیسا کہ مولوی کوثر نے بتایا ہے صرف یہ ہے کہ جن چیزوں کا اس آیہ میں ذکر ہے ان کا دیگر استعمال جائز نہیں کیونکہ وہ حج کا حصہ بن چکی ہیں۔ اگر بفرضِ محال یہ مان بھی لیا جائے کہ "غلافِ کعبہ" کو بھی وہی حیثیت حاصل ہے جو قربانیوں ان کے ہاروں اور ماہ حرام کو اور سفر کرنے والوں کو حاصل ہے تو اس سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ اس کی اس طرح نمائشیں کی جائیں جس طرح کیا گیا ہے ؎

زنہار ازاں قوم نہ باشی کہ فریبند
حق را بسجودے و نبی را بدرودے

بلکہ اس سے تو مودودیوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ شعائر اللہ کا سیاسی استعمال کر کے اس کی توہین اور اللہ تعالےٰ کے حکم کی نافرمانی کی گئی ہے۔

"غلاف کعبہ" کا احترام بجا۔ کوئی مسلمان اس سے انکار نہیں کر سکتا مگر یہ کونسا اسلامی طریق ہے کہ غلاف کے چند ٹکڑے پشاور اور چند کسی اور سمت بھیجے جائیں تا کہ لوگوں سے اس کا احترام کرایا جائے۔ صرف یہ کہہ دینے سے کہ چونکہ غلاف کعبہ کو کعبہ سے جو خدا تعالےٰ کا گھر ہے نسبت ہے اس لئے جو تکریم بھی ہو گی وہ اللہ تعالےٰ کی ہو گی تو اس تکریم کی بعض مشرکانہ صورتوں کو جو دیکھنے میں آئی ہیں شرعی جواز حاصل نہیں ہو جاتا۔ ہمیں ان کی یہاں تفصیل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اخبارات میں ان کا ذکر آ چکا ہے۔

مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے یہ سب کچھ عمداً سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے کیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ان تمام مشرکانہ حرکات کا گناہ انہی کی گردنوں پر ہے اور اس طرح آپ بھی اس مہنت گری کے ایک چلتے پرزہ بن گئے ہیں۔ "خطبات" میں جس کی آپ اتنے زور سے مذمت کر چکے ہیں۔ اقبال سے معذرت کے ساتھ ؎

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
غلافِ کعبہ و دلق اویس و چادر زہرا

یہ ٹھیک ہے کہ اعمال کی قیمت نیتوں سے لگانی چاہیئے مگر اعمال بھی نیتوں کے پردہ در ہوتے ہیں۔ چوری سے چور کی نیت کا پتہ لگ جاتا ہے

ملک نصر اللہ خان اپنے اداریہ مورخہ ۵/۴ ۶۳ میں احمدیوں کو جی بھر کر عالمانہ گالیاں اور دھمکیاں دے کر فرماتے ہیں:۔

"اب مخالفت کے لئے جو پہلو اختیار کئے گئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ غلافِ کعبہ کی "نمائش" بدعت ہے۔ اور دوسرا یہ کہ اس کے ذریعہ جماعت اسلامی آئندہ انتخابات میں کامیابی حاصل کرنا چاہتی ہے دوسرا پہلو تو ایسا کمزور اور لغو ہے کہ اس کی تردید میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ہم یہ بات زیادہ مناسب سمجھتے ہیں کہ اس بات کو زبان وقلم پر لانے والوں کو ہم خدا کا خوف یاد دلائیں۔ اور اگر اس متاعِ گراں ارز سے ان کے دل بالکل خالی ہو چکے ہوں تو ان کو کم از کم خلقِ خدا سے شرم کرنے کی درخواست کریں۔

آخر یہ کیا مصیبت ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک دنیا میں کوئی نیک کام غرض مندی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ نظریہ انہوں نے اپنی ذات پر قیاس کر کے قائم کیا ہے تو ہم انہیں معذور تصور کرتے ہیں لیکن اگر یہ محض ان کا ایک اندیشہ ہے تو ہم عرض کریں گے کہ یہ ان جھوٹوں میں سے ایک تازہ جھوٹ ہے جو جماعت اسلامی کے خلاف اسکے مخالفین بولتے چلے آئے ہیں۔ کہنے والے تو اقامتِ دین کے نصب العین کو بھی حکومت پر قبضہ کرنے کا ایک حربہ قرار دیتے آئے ہیں۔ پاکستان کو خالص اسلامی ریاست بنانے کا مطالبہ کرنے پر کہنے والوں نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ مولانا مودودی پاکستان میں امیر المومنین بننا چاہتے ہیں۔ لیکن فرض کر لیجئے کہ یہ اندیشہ صحیح ہے تو اس میں گھبرانے کی کیا بات ہے۔ یہ اندیشہ ظاہر کرنے والے خود اس سے بڑھ کر کوئی خدمت کرنے کی کوشش کریں۔ جماعتِ اسلامی اس سے تو رہی کہ وہ کم ظرف لوگوں کے طعنے سے گھبرا کر خدا کے دین کی۔ اس کے گھر کی اور ملتِ اسلامیہ کی خدمت کرنے سے باز آ جائے"۔

(ایشیا ۵/۴ ۶۳ ص ۳)

ذرا وہ خدمات تفصیل سے بتائی جائیں جو جماعتِ اسلامی نے اب تک سر انجام دی ہیں اول یہ کہ پاکستان کے قیام کی ایسی مخالفت کی کہ کوئی دشمن کیا کرتا اور دوسری یہ کہ پاکستان آج تک سوا فساد فی الارض اور ہر حکومت کی باغیانہ مخالفت کے کوئی کام نہیں کیا۔ رہا "غلافِ کعبہ" کی تیاری میں کود پڑنا تو اگر یہ اللہ تعالےٰ کے گھر کی وہ عظیم خدمت ہے جو مودودی صاحب نے سر انجام دی ہے تو اب زیادہ کہنے کی کچھ ضرورت نہیں ان کی خدمت یہ ہے سعود نے روپیہ خرچ کیا اس کے ایجنٹ نے کاریگروں سے کپڑا تیار کروایا اور مودودی صاحب نے اپنی سیاسی شہرت کو بزعمِ خود چار چاند لگانے کے لئے اس کا ناجائز استعمال کیا اور اپنے جلوس نکلوائے۔

ملاحظہ ہو بلی تھیلے سے کس طرح باہر آ گئی ہے "غلاف کعبہ منزل بہ منزل" کے زیرِ عنوان ایشیا ۵/۴ ۶۳ میں نو وارد نامہ نگار صاحب فرماتے ہیں:۔

"یہ قافلہ باغ ہی میں موجود تھا۔ مولانا سید ابوالاعلےٰ مودودی صاحب ایک کار پر بیٹھے تھے کہ وہیں باغ میں کام کرنے والے کچھ مزدوروں نے مولانا کو دیکھ لیا جو تقریباً تمام کے تمام سفید ریش تھے وہ مولانا کی کار کے پاس آ کر جمع ہو گئے اور پھر ان میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور مولانا کو سلام کر کے معانقہ کرنا چاہا جب مولانا نے ہاتھ بڑھایا تو اس شخص نے مولانا کا ہاتھ پکڑ کر چوما اور آنکھوں سے لگایا اس کے بعد یکے بعد دیگرے تمام مزدوروں نے اسی انداز سے اپنی اپنی عقیدت کا مظاہرہ کیا۔ راقم الحروف بڑی حیرت سے ان لوگوں کو یہ سب کچھ کرتے دیکھتا رہا اس لئے کہ یہ مزدور جس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اس میں سے شاید ابھی دو فی صد لوگوں نے بھی مولانا کی کتب کا مطالعہ نہیں کیا ہو گا لیکن اس کے باوجود یہ لوگ انتہائی عقیدت ومحبت کا مظاہرہ کر رہے تھے میری طبیعت ان لوگوں کی عقیدت کا مخلصانہ اظہار دیکھ کر بہت متاثر ہوئی اور میں سوچنے لگا کہ کیا جماعتِ اسلامی کے اثر ونفوذ کی لہریں طبقۂ متوسط سے گزر کر ملک کی عام آبادی تک پہنچ چکی ہیں اور کیا پاکستان کا مستقبل اب اس جماعت کے ہاتھوں سنورنے والا ہے میں انہی خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ کاروں کا قافلہ روانہ ہوا"۔ (ایضاً ص ۱)

غلافِ کعبہ کو اپنی سیاسی شہرت کے لئے استعمال کر کے مودودی صاحب نے کونسا ایسا عظیم الشان اسلامی کارنامہ سر انجام دیا ہے کہ عوام آپ کے ہاتھ چومنے کے لئے مضطرب ہیں۔ اور مودودی صاحب ہیں کہ چپکے سے ہاتھ چوموا لیتے ہیں آخر مودودی صاحب اور ادنیٰ درجہ کے سیاسی لیڈروں میں کیا فرق ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ ایسا نہ کریں اور خوشی سے کریں مگر خدا کیلئے آئندہ اسلام کا نام لینا چھوڑ دیں ؎

جو دل قمار خانے میں بت سے لگا چکے
وہ کعبتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

تقریر جناب مولوی محمد صاحب عثمانی بی۔اے امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

احمدیت کے ——— مشرقی پاکستان میں

۲

پروفیسر عبداللطیف صاحب کی بیعت

ایک مرتبہ مولوی عبدالستار صاحب بی۔ایل جن کو بعد میں خان بہادر کا خطاب بھی ملا انہوں نے اپنے مکان پر چیدہ چیدہ آدمیوں کی ایک میٹنگ کا انتظام کیا۔ جس میں چار روز تک جناب خلیل احمد صاحب مونگھیری نے لیکچرز دیئے جناب عبداللطیف صاحب جو چٹاگانگ کالج میں عربی و فارسی کے پروفیسر تھے وہ بھی ان اجلاسوں میں شامل ہوتے انہوں نے پہلے روز کچھ سوالات کرنے چاہے لیکن مونگھیری صاحب کے یہ کہنے پر کہ لیکچرز ختم ہونے پر سب سوالات کا جواب دونگا وہ خاموش رہے۔ لیکچر کے اختتام پر انہوں نے کوئی سوال نہیں کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب منگوا کر پڑھنی شروع کر دیں۔ آخر حقیقۃ الوحی کتاب پڑھ کر وہ بہت متاثر ہوئے اس کے کچھ دنوں بعد ہی بیعت فارم پر کیا اور انشراح تامہ کے لئے تضرعانہ دعائیں کرنے کے بعد جب قرآن کھولا تو پہلی آیت جو نظر کے سامنے آئی وہ یہ تھی۔

یا قومنا اجیبوا داعی
اللہ وآمنوا بہ یغفر لکم
من ذنوبکم ویجرکم من
عذاب الیم۔

کہ اے ہماری قوم! اللہ تعالے کی طرف بلانے والے شخص کی پکار کو قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالے تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تم کو ایک آنے والے دردناک عذاب سے پناہ دے گا۔ اس آیت کی تلاوت کے بعد ساتھ ہی ان کو انشراح تامہ حاصل ہو گیا اور انہوں نے بیعت فارم ارسال کر دیا۔

پروفیسر عبداللطیف صاحب کی بیعت کے بعد شہر میں ایک شور پڑ گیا اور وسیع پیمانے پر تبلیغ کا میدان کھل گیا۔ مولوی مبارک علی صاحب نے اس موقعہ پر پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں مرکز سے کچھ علماء اور بزرگان کو بھیجنے کے لئے درخواست کی۔ حضور اقدس نے حضرت مولانا سرور شاہ صاحب حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور ایک اور صاحب کو بھیجا۔ انہوں نے آکر تبلیغ شروع کر دی

مخالفین کی شرارتیں

براہمن بڑیہ کے چوہدری امداد علی صاحب جن کا ذکر پہلے آچکا ہے ان بزرگوں کی آمد کی خبر سنکر ان کی خدمت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے باوجود مالی مشکلات کے اپنی بیوی کے زیورات رہن رکھ کر چٹاگانگ آگئے۔ جس مکان میں ان مہمانوں کی رہائش تھی۔ انہوں نے خود ہی اس کے پہرہ کی ڈیوٹی سنبھال لی۔ اور نہایت ہی مستعدی سے یہ فریضہ سرانجام دینے لگے۔ مگر باوجود اس کے مخالف شرارت پر تلا ہوا تھا مکان کو آگ لگانے پر کامیاب ہو گیا۔ جب مکان کو آگ لگی تو امداد علی صاحب آگ بجھانے کے لئے دیوانہ وار کوشش میں لگ گئے اور دوسروں کو آواز دی تو ان کی آواز پر چند لوگوں نے آکر امداد کی۔ ان کی کوشش سے مرکز سے آئے ہوئے علماء اور بزرگان بفضلہ تعالیٰ اس ہولناک حادثہ سے صحیح و سلامت نکل آئے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ مگر چوہدری امداد علی صاحب کے دونوں ہاتھ جل گئے۔ واقعی ایثار و اخلاص اور فرض شناسی کا یہ ایک نہایت قابل قدر نمونہ ہے۔ اس افسوسناک واقعہ کے بعد مخالفت کا زور بہت بڑھ گیا۔ آمد و رفت دشوار ہو گئی۔ ان دنوں حالات وہ براہمن بڑیہ ہو کر واپس قادیان تشریف لے گئے۔

نومبر ۱۹۱۳ء میں علاقہ برہمن بڑیہ کے تیرہ چودہ سال کا ایک نوجوان لڑکا غلام مولےٰ خادم جو نویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ مولانا سید عبدالواحد صاحب اور مولوی مبارک علی صاحب کی زبانی احمدیت کا ذکر سنکر شوق سے بیتاب ہو کر گھر میں کسی کو بتائے بغیر اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے تحت قادیان پہنچ گیا اور حضرت خلیفۃ اول رضؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو گیا۔

ان کی واپسی کے بعد ان کے اس طرح پر احمدی ہو جانے سے متاثر ہو کر ان کے خاندان اور گرد و نواح کے چند قابل ذکر نوجوانوں اور معروف لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی جیسے غلام حسین خان صاحب اور زین الحسین خان صاحب جو چوہدری مظفر الدین صاحب بی۔اے کے جد امجد تھے۔ ان کے بعد چوہدری مظفر الدین صاحب دولت احمد خان صاحب خادم۔ غلام صمدانی صاحب خادم۔ جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب مرحوم اور مولوی ظل الرحمن صاحب مرحوم بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان سب احباب نے آگے چل کر سلسلہ کی بہت خدمت کی۔ انہی میں سے صوفی مطیع الرحمن صاحب زندگی وقف کر کے قادیان گئے اور انہوں نے مبلغ ہو کر امریکہ میں تقریباً ۲۷ برس تبلیغ کی اور اس کے بعد تادم آخر ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر رہے۔ اسی طرح ان کے بڑے بھائی مولوی ظل الرحمن صاحب نے بھی زندگی وقف کر کے ایک طویل عرصہ بطور مبلغ مشرقی بنگال میں دعوت و تبلیغ کے قابل قدر خدمات سرانجام دیئے۔

بنگلہ زبان میں پہلا رسالہ

۱۹۱۶ء میں پمفلٹ اور ٹریکٹ کی صورت میں زبان بنگلہ احمدیہ لٹریچر کی اشاعت شروع ہوئی۔ اسی طرح بنگلہ میں البشریٰ کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ جاری ہوا۔ لیکن چار شماروں کے بعد بند ہو گیا۔ پھر ۱۹۲۵ء سے رسالہ احمدی بنگلہ زبان میں ماہوار نکلنا شروع ہوا۔ جو کچھ عرصہ بعد پندرہ روزہ کر دیا گیا۔ اور بفضلہ اب بھی جاری ہے۔ انہی ایام میں مولوی حسام الدین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نے جو مولوی مبارک احمد صاحب اور چوہدری ابوالہاشم خان صاحب کے دوستوں میں سے تھے۔ ان کی تبلیغ پر اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھ کر بیعت کر لی۔ یہ بھی آگے چل کر سلسلہ کے اچھے خادم ثابت ہوئے۔

۱۹۱۷ء میں چوہدری ابوالہاشم خان صاحب اور مولوی حسام الدین حیدر صاحب کی کوشش کے نتیجہ میں برہمن بڑیہ میں احمدیوں کا پہلا سالانہ جلسہ ماہ اکتوبر میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے موقعہ پر دیہاتی جماعتوں میں ایک ایک امام مقرر کر کے ان کی جماعتوں کو منظم کیا گیا۔

اطاعت اور توکل کا ایک اعلیٰ نمونہ

علاقہ برہمن بڑیہ کے موضع باشارک کا رہنے والا ایک اٹھارہ انیس سال کا نوجوان رحمت علی ۱۹۱۶ء میں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوا احمدی ہونے پر اس کے ماں باپ نے اسے گھر سے نکال دیا۔ وہ قادیان چلا گیا اور وہاں پر دینی تعلیم حاصل کرتا رہا۔ جب ۲۳-۱۹۲۲ء میں ملکانہ کے علاقہ میں سوامی شردھانند کی چلائی ہوئی شدھی تحریک کے نتیجہ میں ہزاروں ہزار مسلمان ہندو بنائے جانے لگے۔ تو اس موقعہ پر اس فتنہ عظیم کی روک تھام کے سلسلہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ قادیان میں منادی کے ذریعہ ہنگامی طور پر یہ اعلان کرا دیا۔ کہ جو جس حالت میں ہو فوراً حضور پر نور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مولوی رحمت علی صاحب اس وقت اتفاقاً تہ بند اور بنیان پہنے ہوئے روٹی کھا رہے تھے۔ بذریعہ منادی حضور کا حکم سنتے ہی وہ فوراً روٹی چھوڑ اسی حالت میں اٹھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضور کی طرف سے ملکانہ جانے کا حکم ہوا۔ آقا کے حکم کی تعمیل میں فوراً اسی حالت میں یعنی صرف بنیان اور تہ بند زیب تن کئے روانہ ہو گئے اور سامان سفر ساتھ لینے کے لئے اپنی رہائش تک بھی نہ گئے۔

ملکانہ میں انہوں نے سادھو کے لباس میں خدمت سرانجام دی۔ ان کے حسن کارکردگی اور اخلاص کی وجہ سے جو علاقہ ان کے سپرد ہوا تھا۔ اس کے تمام مرتد ہونے والے لوگ بفضلہ تعالیٰ دوبارہ مسلمان ہو گئے۔ حضور نے ان مخلصانہ خدمات پر خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا اور ان کے لئے دعا فرمائی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے قادیان سے واپس آکر بنگال میں ایک لمبا عرصہ آنریری طور پر تبلیغی کام سرانجام دیئے۔

ملکانہ میں مولوی رحمت علی صاحب کے علاوہ بنگال کے دوستوں میں سے مولوی ظل الرحمن صاحب اور چوہدری ابوالقاسم خان صاحب برادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب کو بھی خدمات پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ ۱۹۱۹ء میں حضور اقدس کے ارشاد پر مولوی مبارک علی صاحب نے سرکاری ملازمت چھوڑ کر انگلینڈ اور جرمنی میں نہایت اخلاص اور تندہی کے ساتھ چھ سال کے لئے تبلیغ اسلام کی خدمت سرانجام دی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے واپسی پر دوبارہ وہ اپنی ملازمت پر بحال ہو گئے۔

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کی وفات کے بعد

۱۹۲۶ء میں مولانا سید عبدالواحد صاحب نے انتقال فرمایا۔ ان کے زمانہ میں بنگال میں احمدیت کی بنیاد استوار ہوئی۔ میمن سنگھ اور سلہٹ کے اضلاع میں ۳۶ جماعتیں قائم ہوئیں۔ مولانا سید عبدالواحد صاحب کے انتقال کے بعد چاٹگاؤں کے پروفیسر عبداللطیف صاحب بذریعہ انتخاب امیر مقرر ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دستی بیعت لینے کی اجازت سے بھی سرفراز فرمایا۔

ان کے متعلق ایک قابل ذکر بات یہ ہے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۲ء میں جب قرآن مجید کے پہلے دس پاروں کا درس دیا تھا۔ اس میں اول تا آخر شامل ہوئے۔ حضور پر نور ان دروس میں روزانہ امتحان بھی لیتے اور ان امتحانات میں مجموعی طور پر حضرت مولانا شیر علی صاحب اول اور پروفیسر عبداللطیف صاحب دوم اور حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد سوم قرار دیے گئے تھے جس سے ان کے حصول علم قرآن کی

پیاس اور قابلیت کا پتہ چلتا ہے۔

ان کے زمانہ امارت میں انتظامی لحاظ سے بھی جماعت نے بہت ترقی کی۔ جماعتوں میں صرف اماموں کی جگہ قواعد صدر انجمن احمدیہ کے مطابق پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کا بذریعہ انتخاب تقرر ہوا۔ بجٹ بلحاظ تشخیص آمد تیار ہونے شروع ہوئے۔ مرکز کے اعلانات و اشتہارات کو بنگلہ زبان میں شائع کیا جانے لگا اور لٹریچر میں بھی اضافہ ہوا۔ جیسے چشمۂ مسیحی تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام، امام الزمان اور لیکچر بنارس وغیرہ کے تراجم شائع ہوئے۔ مخالفین کی طرف سے وقتاً فوقتاً پھیلائے ہوئے اعتراضات کے جواب بھی بصورت اشتہار، پمفلٹ اور رسائل دیئے گئے۔

ایک ماہوار رسالہ "الہدایت" ایک عرصہ تک جاری رہا۔ ان کے زمانہ میں مختلف اوقات حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت خانصاحب فرزند علی صاحبؓ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال، حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ، حضرت حکیم قریشی محمد حسین صاحبؓ بنگال میں بغرض تبلیغ و تربیت تشریف لائے۔ ان بزرگان میں سے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے ۲۹ ۔ ۱۹۲۸ء میں تقریباً ڈیڑھ سال کے لئے برہمن بڑیہ میں قیام فرمایا۔

اسی عرصہ کی بات ہے کہ ایک مرتبہ جب حضرت پیر صاحب چاٹگاؤں ٹاؤن ہال میں لیکچر دے رہے تھے مخالفوں نے پتھر برسانے شروع کر دیئے جس سے وہ زخمی ہو کر زمین پر گر گئے۔ اس طرح چاٹگاؤں کی سرزمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی کے مقدس خون سے رنگی گئی۔ آج اسی کا نتیجہ ہے کہ وہاں پر بفضلہٖ تعالیٰ ایک بڑی مستحکم جماعت قائم ہے۔

۲۰ ستمبر ۱۹۳۱ء میں پروفیسر عبداللطیف صاحب نے انتقال فرمایا اور ان کے بعد کلکتہ کے حکیم ابوطاہر صاحب جو مقامی امیر تھے پراونشل امیر مقرر ہوئے اور ہیڈکوارٹرز برہمن بڑیہ سے کلکتہ منتقل ہو گئے۔

ان ہی ایام میں ڈھاکہ کے ایک احمدی دوست عبداللطیف صاحب ملازمت کے سلسلہ میں بانکوڑا تبدیل ہو کر گئے وہاں پر ان کے ذریعہ سے احمدیت کا کچھ بنگلہ لٹریچر اس عاجز کو ملا جس میں چشمۂ مسیحی تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تھی اس میں اس فقرہ نے کہ "مجھے جو بھی عزت ملی ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملی ہے۔" مجھ پر گہرا اثر کیا۔ میرے والد صاحب مرحوم مولوی زین العابدین/زہادالرحیم وکیل اور عالم دین بھی تھے۔ ان کی محفل میں ہمیشہ یہ بات سنتا رہا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والا کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔ چشمۂ مسیحی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذکورہ فقرہ پڑھتے ہی والد صاحب کی بات مجھے یاد آئی اور میرے دل میں یہ یقین میخ کی طرح گڑ گیا کہ یہ شخص سچا ہے اور یونہی اس کا دعوےٰ ہے سچا ہے حالانکہ اس وقت تک خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کا ابھی علم نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد ڈیڑھ ماہ کے اندر ہی عاجز کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق مل گئی۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

۱۹۳۵ء میں جناب حکیم صاحب کے انتقال کے بعد جناب چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم پراونشل امیر مقرر ہوئے اور ہیڈکوارٹرز کلکتہ سے تبدیل ہو کر ڈھاکہ میں منتقل ہوئے۔ چوہدری صاحب پراونشل امیر ہونے کے علاوہ کلکتہ کے امیر بھی رہے۔ جماعتوں میں کثرت سے دورہ فرماتے جس سے جماعتوں کے اندر بیداری پیدا ہوتی۔ فتح اسلام، الوصیت، کشتی نوح بنگلہ میں ترجمہ ہو کر شائع ہوئیں۔

اسی زمانہ میں ضلع میمن سنگھ کے موضع "پرلیاو چر" کے کچھ جوشیلے احباب بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے ان کے ذریعہ گرد و نواح میں بہت تبلیغ ہوئی۔ ان احباب میں سے خاص طور پر قابل ذکر اسماء یہ ہیں۔ مولوی ابوموسیٰ صاحب۔ مولوی ابوطاہر صاحب۔ مولوی منور علی صاحب۔ مولوی طالب حسین صاحب۔

مولوی منور علی صاحب کی بیعت

مولوی منور علی صاحب جو اس وقت سلسلہ کے معلم ہیں ان کی بیعت کی تفصیل یہ ہے کہ وہ جب احمدیت کا مطالعہ کر رہے تھے ایک رات تہجد کی نماز سے قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام شمال مغرب سے تشریف لا رہے ہیں۔ اور بہت سے لوگ آپ کے استقبال کیلئے کھڑے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب کو بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا اور حضرت اقدس خود بھی مجلس میں تشریف فرما ہوئے۔ مولوی منور علی صاحب حضرت اقدسؑ کے پیچھے بیٹھ گئے اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے دوران گفتگو اپنا دایاں ہاتھ بائیں ران پر زور سے مارا جس کی آواز سن کر مولوی منور علی صاحب بیدار ہو گئے۔ اس رویا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو ایک چھوٹی سی کتاب بھی دی تھی۔ بیدار ہو کر انہوں نے تہجد کی نماز ادا کی۔ اتنے میں مولوی طالب حسین صاحب جن کے گھر میں وہ مقیم تھے آگئے اور ان کو بیدار دیکھ کر ماجرا پوچھا۔ تو انہوں نے خواب کا ذکر کیا اس پر مولوی طالب حسین صاحب نے کہا 'صدقت'، اس کے دو چار روز بعد مولوی منور علی صاحب نے بیعت کر لی اور کچھ عرصہ بعد مولوی طالب حسین صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ حالانکہ وہ قبل ازیں احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ یہ دوست بلند پایہ عالم تھے۔ اپنے علاقہ میں بہت رعب اور اثر و رسوخ کے مالک تھے۔ ان کو تبلیغ کا خاص جوش تھا۔ انہوں نے کچھ عرصہ بطور آنریری مربی نہایت اخلاص اور جوش کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کی اور میدانِ تبلیغ میں ہی جبکہ وہ سفر میں تھے گھر سے دور بمقام شہباز پور میں ۱۹۴۳ء میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

مولوی ممتاز احمد صاحب مرحوم مربی سلسلہ جو علاقہ سلہٹ کے ممتاز علماء میں سے تھے انہی کے ذریعہ سے احمدی ہوئے۔ مخالفین نے انہیں کئی دفعہ دورانِ مناظرہ مار پیٹ کا بھی نشانہ بنایا جسے انہوں نے جرأت اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

مولوی ابوموسیٰ صاحب اور ان کے بھائیوں نے "تپارہ اسٹیٹ" میں بمقام بلا ایک بڑی جماعت قائم کی۔ بلا کی جماعت بعد تقسیم ملک ہجرت کر کے احمد نگر ضلع دیناجپور میں آبسی ہے۔ یہ مشرقی پاکستان میں ایک بڑی فعال جماعت ہے۔

چوہدری ابوالہاشم خانصاحب کا عہدِ امارت

چوہدری ابوالہاشم خانصاحب مرحوم کے عہدِ امارت میں بہت سے مناظرات ہوئے جن میں احمدیت کو نمایاں طور پر کامیابی حاصل ہوتی خصوصاً ۱۹۳۸ء میں بمقام برہمن بڑیہ مولانا محمد سلیم صاحب مربی سلسلہ نے ایک مناظرہ کے دوران دو روز میں اٹھارہ گھنٹے عربی میں لیکچر دے کر لوگوں کو بہت متاثر کیا جس سے احمدیت کا رعب قائم ہوا۔

۱۹۴۹ء میں چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم قادیان ہجرت کر کے چلے گئے اور آپ کے بعد مولوی مبارک علی صاحب امیر مقرر ہوئے۔ ڈھاکہ میں دارالتبلیغ ان کے عہدِ امارت میں ہی خریدا گیا تھا جہاں صوبائی انجمن کے ہیڈکوارٹرز بھی واقع ہیں اسی طرح انہی ایام میں ایک مخالف بنگالی مولوی صاحب کی پانچ جلدوں پر مشتمل کتاب "ردِّ قادیانی" کا دندان شکن جواب جس کو مولوی ظل الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے "حدیث المہدی" کے نام سے تصنیف کیا تھا شائع کیا گیا۔ یہ کتاب تبلیغی میدان میں بہت مقبول ہوئی۔

نصرتِ الٰہی کا ایک اور واقعہ

آزادیٔ ملک سے قبل جب ہندو مسلم فسادات کی آگ سارے صوبے میں پھیلی گئی تھی ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بحیثیت مجموعی جانی و مالی نقصان سے محفوظ رہی اور کلکتہ دارالتبلیغ کے محفوظ رہنے کا واقعہ تو خاص طور پر تائید و نصرتِ الٰہی اور معجزانہ رنگ کا حامل تھا۔

۱۔ واللنگٹن اسکوائر کی بالائی منزل میں ہماری انجمن و مسجد واقع تھی۔ دارالتبلیغ میں اس وقت تین اشخاص تھے۔ مولوی سید سعید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال اور اڑیسہ کے محمود صاحب اور ایک اور دوست تھے جن کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ ہندو مسلم فسادات نے دارالتبلیغ کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ چاروں طرف فسادات کی آگ بھڑکی ہوئی تھی۔ ایک دفعہ ہندوؤں کے ایک جتھہ نے مسلمانوں کو قتل و غارت کا نشانہ بناتے ہوئے دارالتبلیغ کے بالمقابل واقع ایک مسجد کو گرا دیا۔ اس کے بعد دارالتبلیغ کا رخ کیا۔ مذکورہ بالا تینوں دوست جو دارالتبلیغ میں محصور تھے چھپ کر بالائی منزل سے ان تمام ہولناک واقعات کو ہوتے دیکھا۔ جب جتھے نے نچلا گیٹ توڑ ڈالا اور سیڑھی سے اوپر چڑھنے لگا تو یہ تینوں دوست اپنی زندگی کے آخری لمحات سمجھ کر آستانہ الٰہی میں سر بسجود ہو گئے اور کلیتہً اللہ تعالیٰ کی طرف منقطع ہو کر نہایت گریہ و زاری سے یہ دعا کی کہ اے خدا تیرے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ ہم اپنے آپ کو تیرے ہی سپرد کرتے ہیں اتنے میں ان کے کان میں یہ آواز آئی کہ بلوائیوں میں سے کوئی شخص دوسروں کو مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے کہ یہاں وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر کوئی ہوتا تو اس کے آثار ہوتے۔ دوسری طرف جانے سے کوئی کام ہوتا۔ اس کے بعد حالتِ سجدہ ہی میں ان دوستوں نے محسوس کیا کہ جتھے کی توجہ ان کی طرف سے ہٹ گئی ہے اور وہ وہاں سے دوسری طرف چلے گئے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کی خاص تائید و نصرت کے تحت ہمارے دوست، دارالتبلیغ اور اس کے املاک محفوظ رہے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

یہ واقعہ ۱۷ اگست ۱۹۴۶ء کو ہوا۔

(باقی)

تقریب شادی

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۳ء بروز سوموار مکرمی جناب ملک اللہ رکھا صاحب نوشہروی سلطان پورہ لاہور نے اپنے فرزند ارجمند ملک حمید احمد خان صاحب ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن انجینئر (لندن) کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احمدی احباب نے کثرت سے شمولیت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب مربی نے اجتماعی دعا کرائی۔

ملک حمید احمد صاحب کا نکاح مورخہ ۲۲/۲/۶۳ کو جناب شیخ عبدالقادر صاحب مربی نے مکرمہ بشریٰ خانم صاحبہ بنت مکرم جناب ملک عبدالحمید صاحب عارف صدر حلقہ دارالذکر کے ہمراہ پڑھا۔ اس تقریب میں جناب چوہدری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور و نائب امیر جناب الحاج میاں محمد یوسف صاحب، جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ و شیخ نصیر الحق صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

برات ۹ مارچ ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ مکرم ملک عبدالحمید صاحب عارف کے ہاں گئی۔ تقریب رخصتانہ اعلےٰ پیمانہ پر ہوئی جس میں متعدد احمدی احباب کے علاوہ بہت سے سول اعلےٰ حکام بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر نائب امیر الحاج میاں محمد یوسف صاحب نے بھی اجتماعی دعا فرمائی۔ شام کے وقت برات واپس آگئی۔

بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت و درویشانِ قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور ثمراتِ حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین۔

(عبدالحفیظ خاں بی اے نوشہروی سلطانپورہ لاہور)

نوٹ:۔ مکرم عبدالحفیظ صاحب نوشہروی نے اس خوشی کی تقریب پر کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ (مینیجر)

درخواستِ دعا

مکرم عبدالکریم صاحب خالد کا اکلوتا بیٹا عزیز عبدالباسط کئی ماہ سے بیمار ہے اور بیماری عجیب صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

گوجرانوالہ گھٹیالیاں اور ڈسکہ میں لجنات اماء اللہ کے نہایت کامیاب جلسے

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی شرکت اور اہم تقاریر

مورخہ ۳۱ مارچ کو حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بذریعہ کار ربوہ سے گوجرانوالہ تشریف لے گئیں۔ محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ سیکرٹری تعلیم اور خاکسارہ امۃ اللطیف نائب جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ کو بھی آپ کے ہمراہ جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

گوجرانوالہ میں آپ نے بہت سی خواتین سے ملاقات فرمائی ساڑھے دس بجے صبح مکرم بابو محمد بشیر صاحب چغتائی کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا جس میں مقامی خواتین کے علاوہ سیالکوٹ لاہور، جہلم۔ لالہ موسیٰ۔ وزیر آباد۔ حافظ آباد ترگڑی۔ راہوالی۔ تلونڈی کھجور والی۔ گجو چک فیروز والہ۔ گکھڑ۔ گرجاکھ۔ پنڈالہ وڑائچ اور کاموں کی کی لجنات بھی شریک ہوئیں۔ جلسہ میں تلاوت و نظم کے بعد محترمہ امۃ الرشید صاحبہ نے ایڈریس پیش کیا اور رپورٹ سنائی اس کے بعد محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ نے قومی کردار میں عورت کا حصہ کے موضوع پر اور خاکسارہ نے تبلیغ اسلام کی اہمیت پر تقاریر کیں بعد ازاں حضرت سیدہ موصوفہ نے ایڈریس کا جواب دیا اور ایک نہایت مؤثر تربیتی تقریر فرمائی جس میں آپ نے خواتین کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے۔ رسموں کی پیروی ترک کرنے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت اختیار کرنے کی تلقین فرمائی

دوپہر کا کھانا مقامی لجنہ نے تمام مستورات کو پیش کیا۔ جس کے بعد تین بجے بعد دوپہر چوہدری محمد اکرم صاحب سٹلائٹ ٹاؤن کی کوٹھی پر جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں غیر احمدی مستورات بھی شریک ہوئیں جلسہ کی صدارت بھی ایک غیر از جماعت معزز خاتون محترمہ بیگم صاحبہ اشرف ملک نے کی۔ تلاوت اور نعت کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے نہایت عمدگی کے ساتھ اور دلکش پیرایہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد پر روشنی ڈالی اور حضور کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی صدر جلسہ نے آپکی تقریر کی بہت تعریف کی۔ محترمہ زینب ملک صاحبہ نے بھی اس موقعہ پر مختصر تقریر کی۔ اس جلسہ میں جو کہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا کم وبیش پانچ صد خواتین نے شرکت کی۔

اسی دن شام کو پروگرام کے مطابق حضرت سیدہ موصوفہ بذریعہ کار گوجرانوالہ سے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ تشریف لے گئیں باوجود رات ہوجانے کے گھٹیالیاں کی احمدی مستورات بچوں اور مردوں نے تنزیل آگے آکر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ رات ٹھہرنے کا انتظام تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں ہی کیا گیا تھا۔ اگلے روز یکم اپریل کی صبح کو حضرت سیدہ موصوفہ نے گرد و نواح سے آئی ہوئی ہزاروں عورتوں سے ملاقات فرمائی۔ دس بجے صبح جلسہ شروع ہوا۔ جس میں کم وبیش ساڑھے تین ہزار خواتین شامل ہوئیں۔ ان خواتین میں مقامی لجنہ کے علاوہ سیالکوٹ کلاسوالہ۔ گھنو کے ججہ۔ پوہلہ چاروال چیندر کے منگولے۔ مالو کے بھگت۔ بدوملہی۔ اونچا قلعہ صوبہ سنگھ۔ داتہ زیدکا۔ عیدی پور۔ سنبل کے پنڈ نیار۔ گھکے۔ تلونڈی کوٹ آغا۔ کوٹلی۔ کوٹ منصور۔ کوٹ گونڈکی۔ میانوالی جی فانوالی۔ آدم کے۔ چوہڑ منڈے۔ ڈگری۔ کھیوہ باجوہ بڈھالی اور کشمیر پور کی احمدی خواتین شامل تھیں۔ تلاوت و نظم کے بعد ثریا جبیں صاحبہ نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کے بعد حضرت سیدہ ممدوحہ نے ایڈریس کا جواب دیا اور وقف اولاد کے موضوع پر ایک نہایت اہم تقریر فرمائی آپ نے اپنی تقریر کے دوران گھٹیالیاں کے کالج کے لئے ذاتی طور پر ڈیڑھ صد روپیہ دینے کا اعلان فرمایا۔ نیز بتایا کہ لجنہ مرکزیہ نے پانچ صد روپیہ اور لجنہ سیالکوٹ نے دو ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ نیز آپ نے بتایا کہ لجنہ مرکزیہ گھٹیالیاں میں فوری طور پر لڑکیوں کا ایک مڈل سکول جاری کرنیکا انتظام کر رہی ہے۔ بعد دعا یہ جلسہ برخاست ہوا۔ اس جلسہ میں محترمہ ثریا بیگم صاحبہ نے بعثت مسیح موعود امۃ الحکمت صاحبہ نے حقوق نسواں اور محترمہ نصرت راشدی صاحبہ صدر لجنہ سیالکوٹ نے اسلام اور عورت کے موضوع پر تقریر کیا فرمائیں اس موقعہ پر مقامی لجنہ نے تمام مستورات کے لئے وسیع پیمانے پر کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔

اڑھائی بجے سیدہ ام متین صاحبہ گھٹیالیاں سے ڈسکہ تشریف لے آئیں۔ یہاں پر آپ نے مکرم اسرائیل احمد صاحب آف کراچی کے مکان پر بہت سی غیر از جماعت خواتین سے ملاقات فرمائی۔ اور پھر مکرم بشیر احمد صاحب صراف کے مکان پر منعقدہ جلسہ میں شرکت فرمائی۔ اس جلسہ میں تلاوت و نظم کے بعد محترمہ نصرت صاحبہ نے ایڈریس پیش کیا جس کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے اپنی تقریر شروع فرمائی آپ نے ایڈریس کا جواب دینے کے بعد سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مختصر مگر مؤثر پیرایہ میں خطاب فرمایا۔ اس جلسہ کی صدارت بھی ایک غیر احمدی معززہ بہن محترمہ محمودہ چیمہ صاحبہ بیگم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب نے فرمائی۔

ساڑھے پانچ بجے کے قریب حضرت سیدہ موصوفہ بذریعہ کار ربوہ واپس روانہ ہو گئیں۔

یہ دورہ اللہ تعالے کے فضل سے نہایت کامیاب رہا اور لجنات میں نئی روح اور بیداری پیدا کرنے کا موجب بنا۔ ہر سہ مقامات پر احمدی مستورات دور و نزدیک سے نہایت ذوق و شوق سے جلسوں میں شامل ہوئیں۔ لجنات کی کارکنات مقامی امراء امرائے ضلع۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور دیگر عہدیداران جماعت نے بھی نہایت درجہ کوشش اور تعاون کا ثبوت دیا اور ان اجتماعات کو کامیاب اور زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے شبانہ روز محنت سے کام لیا۔ اللہ تعالے ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین (نائبہ جنرل سکرٹری لجنہ مرکزیہ)

سپین میں تبلیغ اسلام

لٹریچر کی وسیع اشاعت اور ملاقاتیں

(مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

ماہ فروری میں زیر تبلیغ احباب میں ہز ایکسیلنسی وزیر اطلاعات سپین بھی ہیں۔ آپ کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز باقاعدہ بھجوایا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں انہیں اسلامی اصول کی فلاسفی اور اسلام کا اقتصادی نظام بھجوایا گیا۔ جس کا انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے ملاقات کی خواہش کی۔ انشاء اللہ ملاقات کر کے مزید لٹریچر انہیں دیا جائے گا۔

وزیر اطلاعات موصوف کے علاوہ مختلف صوبہ جات کے گورنروں کو بھی تبلیغی خطوط لکھے گئے اور سلسلہ کا لٹریچر بھجوایا گیا۔ چنانچہ نو صوبوں کے گورنروں کو اسلام کا لٹریچر بھجوایا گیا۔ جس پر اکثر نے جذبات تشکر اور احترام کا اظہار کیا ایک پادری صاحب S.R. کو اسلامی اصول کی فلاسفی اور اقتصادی نظام پیش کرتے ہوئے اسلام کی دعوت دی گئی جس کے بعد انہوں نے خاکسار کو کھانے پر مدعو کیا اور کہنے لگے کہ ان کتب کے مطالعہ سے مجھے اسلام کے بارہ میں بہت سی نئی باتوں کا علم ہوا ہے اور یہ کہ انہیں ان کتب کے مطالعہ سے قبل علم نہ تھا کہ اسلام کی تعلیم اتنی عمدہ اور اعلیٰ ہے کیونکہ دوران بہت سے مسائل کے بارہ میں تبادلہ خیالات ہوا جن میں الوہیت مسیح۔ مسئلہ کفارہ حضرت آدم کا گناہ۔ مسئلہ تثلیث اور مسیح کا مردوں سے جی اٹھنا وغیرہ مسائل شامل تھے۔

علاوہ بریں ایک کرنل ایک خاتون اور دو افراد کے گھروں میں جا کر انہیں اور ان کے عزیز و اقارب کو تبلیغ کا موقعہ ملا انہیں لٹریچر بھی مہیا کیا گیا مؤخر الذکر دوست کی لڑکی نے بفضلہ تعالے اسلام قبول کر لیا ہے۔

میڈرڈ کے مشہور اخبار A.B.C. میں ایک مضمون نویس نے اپنے ایک مضمون "میرا سفرِ مشرق" میں اسلام کے بارہ میں ہتک آمیز باتیں لکھیں اور بانی اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عیسیٰ علیہ السلام کا دشمن قرار دیا انہیں ایک خط کے ذریعہ ان کی غلط فہمیوں سے مطلع کیا گیا اور سورۂ آل عمران اور سورۂ مریم کی آیات جن میں حضرت مسیح اور عیسائیت کا ذکر ہے۔ ہسپانوی زبان میں ترجمہ کر کے بھجوائی گئیں اور انہیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور اسلام کا اقتصادی نظام بھجوائی گئیں۔

روزانہ مختلف طبقہ کے لوگوں کو ان کے گھروں اور دوکانوں اور دفاتر میں جا کر تبلیغ کی جاتی ہے پھر بہت سے لوگ مشن ہاؤس آتے رہتے ہیں جنہیں تبلیغ کے علاوہ لٹریچر بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ نیز ریویو آف ریلیجنز سفراء اور سپین کے اعلیٰ علمی طبقہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک دوست نے لکھا ہے کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز نہایت ہی دلچسپ ہے اور اسکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے باقی مذاہب کا اکثر و بیشتر فلسفہ اور سائنس سے گہرا اختلاف پایا جاتا ہے لیکن اسکے برعکس اسلام کے اصول دانائی اور سچائی پر مبنی ہیں اور پھر اسلام اپنے احکام اور ہدایات کی تائید میں واضح دلائل پیش کرتا ہے۔

خاکسار کی طبیعت تا حال ناساز رہتی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمادے اور خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق بخشے۔

پنجاگڑھ ضلع دیناجپور (مشرقی پاکستان) میں خوفناک آتشزدگی

جماعت احمدیہ احمد نگر کی طرف سے بے خانماں افراد کی بروقت امداد

(از مکرم مولوی محمد صاحب بی۔ اے امیر جماعت ہائے مشرقی پاکستان)

پنجاگڑھ بازار سے ملحق "نیابستی" نامی ایک بستی میں مورخہ ۱۶؍۳؍۶۳ کو ۱½ بجے دن آگ لگ گئی اور آگ لگتے ہی یک دم بڑے زور سے بھڑک اٹھی۔ آگ کے شعلے تیز ہوا کی وجہ سے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ قریباً چھ میل کے فاصلہ پر سے بھی آگ کے شعلے نظر آرہے تھے۔

اس قیامت خیز حادثہ کے موقع پر ہماری جماعت کے تیس افراد کا ایک گروپ فوراً جائے حادثہ پر پہنچ گیا۔ اور متاثرہ افراد کی ہر طرح سے امداد کرنی شروع کر دی۔ مگر بستی احمد نگر سے آدھ میل کے فاصلہ پر آگ بجھانے کا خاطر خواہ انتظام کسی سے بھی نہ ہو سکا۔ اس لئے اس طرف کی آگ پر قابو نہ پایا جا سکا۔ چنانچہ یہ آگ قریباً چھ گھنٹہ تک جلتی رہی جس نے اس بستی کو خاکستر کر کے رکھ دیا اور آن کی آن میں ہزارہا لوگوں کو بے خانماں کر دیا۔ آگ کے ٹھنڈا ہونے پر اس علاقہ کا معائنہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ آدھ میل کے رقبے میں تقریباً تین سو سے زائد مکان جل کر راکھ ہو گئے ہیں اور اندازاً تقریباً دو لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ البتہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

اس حادثہ سے متاثرہ افراد کی مناسب امداد کے لئے ہماری جماعت نے مورخہ ۱۸؍۳؍۶۳ کو ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا جس میں مجلس انصار اللہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کو ملا کر ایک نظام کے تحت ان بے خانماں لوگوں کی امداد کرنے کا فیصلہ کیا گیا چنانچہ اس پروگرام کے مطابق ساری جماعت کے افراد جن کی تعداد چوّن تھی مسجد احمدیہ میں پہنچ گئے اور سب نے مل کر نماز ظہر۔ عصر باجماعت ادا کی اور پھر یہ گروپ متاثرہ افراد کی امداد کے لئے روانہ ہوا۔ پہلے دن دو بجے سے شروع کر کے رات آٹھ بجے تک کام جاری رکھا۔ یہ گروپ باقاعدگی سے مزید تین یوم تک کام کرتا رہا۔ چنانچہ ان تین دنوں میں ہماری جماعت کے مذکورہ احباب نے انتیس مکان تعمیر کئے اور حسب ضرورت سامان مہیا کر کے دیا۔ اور ایک من چودہ سیر چاول۔ پچیس روپیہ ان بے خانماں لوگوں کو تقسیم کئے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ جماعت نے خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت بڑے جوش اور اخلاص سے کام کیا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانی کو قبول فرماوے اور صحیح معنوں میں ہمیں اسلام اور احمدیت کا خادم بنائے۔ آمین ؎

چندہ مستورات

مستورات کے چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہ ہے کہ

"آئندہ مردوں کے علاوہ مستورات سے بھی پوری شرح سے چندہ وصول کیا جائے جنہیں کوئی آمدنی ہوتی ہو خواہ خاوند کی طرف سے ان کے جیب خرچ کی صورت میں ہو یا کسی اور ذریعہ سے۔ ان کے علاوہ دوسری مستورات کے متعلق کوئی شرح مقرر نہ ہوگی بلکہ عام طور پر تحریک کی جائیگی کہ وہ بھی حسب حالات اور حسب حیثیت چندہ میں حصہ لیں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء)

پس جن خواتین کی اپنی ذاتی آمد ہو ان کا چندہ مد "حصہ آمد" میں جمع ہوگا۔ اگر وہ موصیہ ہوں ورنہ "چندہ عام" کی مد میں اور ایسی تمام خواتین کو مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل کیا جائے لیکن جن خواتین کی علیحدہ ذاتی آمد نہ ہو اور وہ حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کے ماتحت حسب حالات اور حسب حیثیت جو چندہ ادا کریں۔ وہ رقوم مد "چندہ مستورات" میں جمع کرائی جائیں یہ تمام رقوم مقامی جماعت کی وساطت سے بھجوانی چاہئیں۔ بے شک جہاں جہاں لجنات اماء اللہ قائم ہیں وہاں لجنات کے ذریعہ مستورات سے چندہ وصول کیا جائے لیکن لجنات کو چاہیئے کہ وہ یہ چندہ اپنی مرکزی لجنہ کی معرفت نہ بھجوایا کریں بلکہ ہر لجنہ اپنی مقامی جماعت کی معرفت یہ رقوم بھجوایا کرے۔ اس بارہ میں صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ یہ ہے۔

"(۸۴۲) جو چندے وغیرہ کوئی مقامی لجنہ مرکزی اغراض کے ماتحت وصول کرے۔ ان کے متعلق اس کا فرض ہوگا کہ انہیں جلد تر مقامی انجمن کے ذریعہ مرکز میں ارسال کر دے اور اسے حق نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی رقم بلا اجازت صدر انجمن احمدیہ مقامی اغراض میں خرچ کرے البتہ مقامی ضروریات کے لئے لجنہ کو اختیار ہوگا کہ ناظر بیت المال کی تحریری منظوری سے مقامی خواتین سے الگ چندہ کرے مگر ضروری ہوگا کہ ایسے چندے کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے۔" (ناظر بیت المال)

امتحان میں شامل ہونیوالے بچوں کے لئے دعا کی درخواست

محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (بیگم سید داؤد مظفر شاہ صاحب ربوہ) اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۲۹؍۳؍۶۳ میں تحریر فرماتی ہیں:۔

"عزیز مولود احمد میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اس کی طرف سے پانچ روپے مسجد فنڈ میں ارسال ہیں۔ چھوٹے کے پاس ہونے کی خوشی میں پانچ روپے اور دو پیسے شکرانہ دو روپے۔ کل بارہ روپے ارسال ہیں۔"

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مولود احمد کو میٹرک کے امتحان میں اپنے فضل و کرم سے شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ اور ان کے چھوٹے بھائی کو جو امتحان پاس کر چکے ہیں مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور صاحبزادی موصوفہ کے جملہ بچوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

دیگر طلباء اور طالبات بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی سعی کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

اطفال الاحمدیہ کے انعامی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کی تنظیم و تربیت میں بہتری پیدا کرنے کی خاطر شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک دو سالہ پروگرام تجویز کیا ہے۔ جس کے مطابق درجہ بدرجہ مندرجہ ذیل چار مختلف میعادوں کے امتحانات لئے جائیں گے۔ (۱) ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال (۴) بدر اطفال۔ ان امتحانوں کے کورس اور تاریخوں کا اعلان تشحیذ الاذہان (مارچ ۱۹۶۳ء) میں ہو چکا ہے۔

بچوں اور مجالس میں مسابقت پیدا کرنے کے لئے یہ اعلان بھی کیا جا رہا ہے کہ جو بچے ان چار امتحانوں میں کامیاب ہوں گے اور آخری امتحان میں اوّل دوم و سوم کی پوزیشن حاصل کریں گے ان کو شعبہ ہذا کی طرف سے اہم انعامات دئے جائیں گے۔ اور اسی طرح جو مجالس اپنی تعداد اطفال کی نسبت سے زیادہ سے زیادہ اطفال آخری امتحان "بدر اطفال" میں کامیاب کروائیں گی۔ ان کو بھی خاص سرٹیفکیٹ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دئے جائیں گے۔ مگر یاد رہے کہ بدر اطفال کا نشان حاصل کرنے کے لئے پہلے تین امتحانوں میں کامیابی حاصل کرنی ضروری ہے اور یہ امتحان ۱۲؍اپریل ۱۹۶۳ء کو ہو رہا ہے۔ اگر آپ نے تیاری نہیں کی تو اب بھی موقعہ ہے جلدی کریں۔ (شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک نیک قدم

چوہدری عبد الرحمان صاحب انسپکٹر وقف جدید تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب محمد آباد اسٹیٹ نے اپنی اہلیہ مرحومہ بشریٰ خاتون کی طرف سے ایصال ثواب کی خاطر مبلغ یکصد روپے کی گرانقدر رقم تعمیر دفتر وقف جدید کی مد میں ارسال فرمائی ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی یہ قربانی ان کے حالات کے پیش نظر نہایت ہی قابل قدر اور قابل تقلید ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی اہلیہ مرحومہ کی ترقی درجات کے لئے اور محترم ڈاکٹر صاحب کے خلوص اور رزق میں برکت کے لئے دعا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقف جدید)

قیادت ایثار اور زعماء کرام انصار اللہ

ماہوار رپورٹوں کے جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ مجالس کا ایک حصہ "قیادت ایثار" کے شعبہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہا۔ حالانکہ موجودہ زمانہ اور قضاء مقتضی ہے کہ اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس طرف فوری توجہ کی جائے اور مرکز کی طرف سے جاری کردہ سالانہ ہدایات کی روشنی میں ایک معین پروگرام بنا کر اس سلسلہ میں کام کیا جائے اور اپنی مساعی کا ماہوار رپورٹوں میں باقاعدہ اندراج کیا جائے تاکہ مرکز کو رفتار ترقی کا علم ہوتا رہے۔ جزاکم اللہ

(نائب قائد ایثار مرکزیہ)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● حیدرآباد ۸ر اپریل۔ پاکستان اٹیمی قوت کمیشن کے صدر ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی نے بتایا ہے کہ کمیشن عنقریب ملک میں اٹیمی طاقت سے چلنے والے دو بجلی گھر قائم کرے گا۔

آپ نے بتایا کہ اٹیمی طاقت کا کمیشن اپنی رپورٹ مکمل کر چکا ہے جو اسی ماہ صدارتی کابینہ کو پیش کر دی جائے گی۔ مسٹر عثمانی اٹیمی بجلی گھروں کی تفاصیل بتاتے ہوئے کہا کہ ان میں سے ایک مشرقی پاکستان کے ضلع پلنیہ میں قائم کیا جائے گا اور اس کی استعداد پچاس ہزار کلوواٹ ہوگی۔ اس بجلی گھر پر قریباً دو کروڑ چالیس لاکھ ڈالر لاگت آئے گی۔ جس میں سے ستر فی صد کا زرمبادلہ ہوگا۔ دوسرے سٹیشن کی پیداواری استعداد ایک لاکھ بیس ہزار کلوواٹ ہوگی اور یہ کراچی میں پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر کے صرف سے تیار کیا جائے گا۔ اس کی لاگت میں ساٹھ فی صد زرمبادلہ شامل ہوگا۔

● لاہور ۸ر اپریل۔ صوبائی وزیر مواصلات مسٹر ڈر محمد دستو نے بدھ کے روز صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا کہ گذشتہ سال صوبہ کے مختلف حصوں پر ٹریفک کے چار ہزار دو سو ایک حادثے ہوئے جن میں ۲ افراد ہلاک اور سوا تین ہزار زخمی ہوئے تھے۔

مسٹر ڈر محمد دستو نے کوئٹہ کے بابو محمد رفیق کے ایک سوال پر ایوان کو بتایا کہ مغربی پاکستان میں پانچ سو ستانوے ٹرانسپورٹ کمپنیاں ہیں۔

● لاہور ۸ر اپریل۔ کل صوبائی اسمبلی میں وزیر خوراک و زراعت ملک قادر بخش نے خواجہ صفدر کے ایک سوال پر ایوان پر بتایا کہ اسمبلی چیمبر کے عقبی میدان میں صوبائی سول سکرٹریٹ کی نئی بلڈنگ تعمیر کی جائے گی۔ اس پر قریباً پانچ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ آئندہ سال مذکورہ عمارت کی تعمیر کے منصوبے کی تیاری کے لئے پانچ لاکھ روپے کی رقم رکھی جائے گی۔ آپ نے کہا مجوزہ عمارت کی تکمیل کے بعد بہت سے سرکاری دفاتر وہاں منتقل ہو جائیں گے۔ اس طرح سرکاری دفاتر کا کرایہ بچ جائے گا۔

● راولپنڈی ۸ر اپریل۔ کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر نے سابق وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر کی زیر قیادت چھ ارکان پر مشتمل ایک قومی انکم (آمدنی) کمیشن مقرر کیا ہے کمیشن اپنی تحقیقات مکمل کرنے کے فوراً بعد اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دے گا۔ کمیشن (الف) قومی آمدن کے حساب مرتب کرنے کی ضروریات اور فوری طور پر دستیاب اعداد و شمار کا جائزہ لے گا (ب) قومی آمدن کے اعداد و شمار مرتب کرنے کے لئے صحیح اور مکمل تفصیلات جمع کرنے کے طریقوں کی سفارش کرے گا۔ (ج) قومی آمدن کے اعداد و شمار کے درجوں کے متعلق رپورٹ دے گا۔ یعنی یہ بتائے گا کہ قومی آمدنی کے اعداد و شمار کن درجوں کے تحت مرتب کئے جائیں۔ اس بارے میں دونوں صوبوں اور ان کے مختلف علاقوں کے الگ الگ اعداد و شمار تیار کرنے کی ضرورت کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

● راولپنڈی ۸ر اپریل۔ پاکستان کی بری فوج کے بریگیڈئر ایس جی ایم پیرزادہ کو ۸ر اپریل سے صدر کا ملٹری سکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ بریگیڈئر پیرزادہ انگریزی آنرز کے ساتھ گریجوایٹ ہیں آپ ۱۵ر مئی ۱۹۴۱ء کو بری فوج میں کمیشن ملا اور آپ نے دوسری عالمی جنگ میں برما کے محاذ پر لڑائی میں حصہ لیا۔ آزادی ملک کے بعد آپ کمانڈ اور سٹاف کے متعدد عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ آپ سٹاف کالج کوئٹہ میں انسٹرکٹر رہنے کے علاوہ مشرقی پاکستان میں ایک بریگیڈ کی کمان کر چکے ہیں۔ آپ بھارت کے ساتھ مسئلہ کشمیر پر بات چیت کرنے والے پاکستانی وفد کے رکن تھے۔

● نتھیا گلی ۸ر اپریل یہاں قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران پارلیمانی سیکرٹری جناب حنیف خان نے بتایا کہ مارشل لاء کے دور میں ملک کے اندر تقریباً ۵۳ من سمگل شدہ سونا پکڑا گیا تھا انہوں نے بتایا کہ یہ سونا سرکاری نرخ پر سٹیٹ بنک کو منتقل کیا جا چکا ہے۔

● راولپنڈی ۸ر اپریل۔ اسلام آباد میں سیکرٹریٹ کی عمارت کی تعمیر کا کام کل شروع ہو گیا۔ عمارت تقریباً دس لاکھ مربع فٹ پر پھیلی ہوئی ہوگی یہ جگہ دو ہزار فٹ بلند پریذیڈنٹس ہل کے قریب شہر کے شمالی حصہ میں ہے عمارت کی تعمیر دو مرحلوں میں مکمل ہوگی پہلے مرحلے میں جس کا وفاقی ادارہ کے چیئرمین جناب ڈبلیو اے شیخ نے کل افتتاح کیا ہے ایل ٹائپ کے سات سات منزلہ چار بلاک تعمیر کئے جائیں گے تعمیر کا یہ مرحلہ مارچ ۱۹۶۵ء تک مکمل ہو جائیگا۔ اسلام آباد میں انتظامی شعبہ کی یہ پہلی بڑی عمارت ہوگی۔ ڈیزائن اٹلی کے مسٹر گڈیونٹی نے تیار کئے ہیں اور تعمیر کا ٹھیکہ ایک پاکستانی فرم "انٹرہوم" کو دیا گیا ہے جو جرمنی کی ایک مشہور فرم میسرز ہاک ٹف کے تعاون سے کام کرے گی۔

● روم ۸ر اپریل۔ وزیر اعظم روس مسٹر خروشچیف ان دنوں داخلی سیاسی مسائل میں الجھے ہوئے ہیں اور کریملن کمیونسٹ لیڈروں کے درمیان سیاسی اختلافات کا اکھاڑہ بنا ہوا ہے۔ اس امر کا اظہار دو اطالوی نیوز ایجنسیوں اور ایک فرانسیسی اخبار نے کیا ہے۔ ان ذرائع نے کریملن کی سیاسی صورتِ حال کا جائزہ لیا ہے تاہم یہ نہیں بتایا ہے کہ خروشچیف کا اس بارے میں کیا رویہ ہے۔ اطالوی نیوز ایجنسیوں نے کمیونسٹ ذرائع کے حوالہ سے بتایا ہے کہ کریملن میں اقتدار کی جنگ جاری ہے اور کمیونسٹ کانگرس میں مخالف دھڑے پیدا ہو چکے ہیں اور ہر دھڑا اپنی جگہ کافی طاقتور ہے مزید بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم خروشچیف کی مخالفت اعلیٰ عہدوں پر متعین فوجی جنرل نہیں کر رہے ہیں بلکہ خروشچیف کی مخالفت میں ایک رو چل نکلی ہے جو آگے چل کر قیادت میں اہم تبدیلیاں پیدا کر سکتی ہے۔

مشترکہ ٹائم ٹیبل

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ و فاروق بس سروس لمیٹڈ اڈہ ربوہ

اَپ سروس			ڈاؤن سروس		
نمبر شمار	برائے	وقت روانگی	نمبر شمار	برائے	وقت روانگی
۱	لاہور	۰۰ — ۰۵	۱	جوہر آباد	۰۰ — ۰۶
۲	گوجرانوالہ	۱۵ — ۰۶	۲	جوہر آباد	۰۰ — ۰۷
۳	لاہور	۴۵ — ۰۶	۳	جوہر آباد	۴۵ — ۰۷
۴	لاہور	۴۵ — ۰۷	۴	سرگودہا۔ میانوالی	۳۰ — ۰۸
۵	لائلپور	۳۰ — ۰۸	۵	سرگودھا	۰۰ — ۹
۶	لاہور	۰۰ — ۰۹	۶	جوہر آباد	۴۵ — ۹
۷	لاہور	۴۵ — ۰۹	۷	سرگودہا۔ دریاخان	۴۵ — ۱۰
۸	لاہور	۴۵ — ۱۰	۸	جوہر آباد	۴۵ — ۱۰
۹	گوجرانوالہ	۰۰ — ۱۱	۹	جوہر آباد	۳۰ — ۱۱
۱۰	لاہور	۳۰ — ۱۱	۱۰	جوہر آباد	۰۰ — ۱۲
۱۱	لاہور	۳۰ — ۱۲	۱۱	جوہر آباد	۰۰ — ۱۳
۱۲	لائل پور	۱۵ — ۱۳	۱۲	سرگودھا۔ بھیرہ	۴۵ — ۱۴
۱۳	لاہور	۴۵ — ۱۳	۱۳	جوہر آباد	۴۵ — ۱۴
۱۴	لائلپور	۱۵ — ۱۴	۱۴	جوہر آباد	۱۵ — ۱۵
۱۵	لاہور	۱۵ — ۱۵	۱۵	جوہر آباد	۰۰ — ۱۶
۱۶	گوجرانوالہ	۰۰ — ۱۶	۱۶	جوہر آباد	۴۵ — ۱۶
۱۷	لاہور	۴۵ — ۱۶	۱۷	جوہر آباد	۱۵ — ۱۷
۱۸	لائلپور	۴۵ — ۱۷	۱۸	سرگودھا۔ بھیرہ	۰۰ — ۱۸
۱۹	لاہور	۳۰ — ۱۸	۱۹	سرگودھا	۴۵ — ۱۸
۲۰	لائلپور	۱۵ — ۱۹	۲۰	سرگودھا	۱۵ — ۱۹
			۲۱	سرگودھا۔ میانوالی	۰۰ — ۲۰
			۲۲	جوہر آباد	۳۰ — ۲۰
			۲۳	جوہر آباد	۰۰ — ۲۱
			۲۴	جوہر آباد	۳۰ — ۲۲

مینیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ و فاروق بس سروس لمیٹڈ لاہور

بیجاپور کے قریب اونچی ذات کے ہندوؤں اور اچھوتوں میں خوفناک تصادم

فسادیوں کے ۶۵ مکانوں کو نذر آتش کر دیا۔ چھ افراد زندہ جل گئے

بمبئی ۵ راپریل ریاست میسور کے شہر بیجاپور کے قریب اونچی ذات کے ہندوؤں اور اچھوتوں میں فساد اور ہجوم پر پولیس کی فائرنگ کی خبر ملی ہے جس میں آٹھ افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے ہیں۔ ہندوؤں نے اچھوتوں کے ۶۵ مکانوں کو نذر آتش کر دیا جس سے چار افراد زندہ جل کر مر گئے۔

یہاں موصول ہونے والی خبروں کے مطابق کل بیجاپور سے تقریباً بیس میل دور واقع ایک گاؤں نیرونی میں اونچی ذات کے قریباً سات سو ہندوؤں نے اچھوتوں کی بستی پر حملہ کر دیا۔ انہوں نے ۶۵ مکانوں کو نذر آتش کر دیا۔ چھ اچھوت جن میں ایک عورت بھی شامل ہے زندہ جل کر مر گئے۔ فساد کی خبریں ملنے پر پولیس کے دستے فوراً موقع پر پہنچے۔ پولیس نے مشتعل ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلائی جس سے دو افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ ہندوؤں اور اچھوتوں میں تعلقات انتہائی سنگین ہو گئے ہیں پولیس گاؤں میں گشت کر رہی ہے۔ سرکاری اعلان کے مطابق صورتِ حال پر قابو پا لیا گیا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ نقضِ امن کے اندیشہ کے تحت فریقین کے بے شمار افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

افغانستان میں بارش سے سیلاب

پشاور ۵ راپریل ریڈیو کابل کے نشریہ کے مطابق افغانستان میں دور دور تک موسلا دھار بارش ہوئی ہے جس سے کئی علاقوں میں سیلاب آگیا ہے برفباری بھی ہوئی جس سے ننگرہار، غزنی، پروان، جلال آباد، گردیز اور وسطی علاقوں میں پھلوں اور فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے جانی اور مالی نقصان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔

شام کے دو اعلیٰ افسروں کو برطرف کر دیا گیا

بیروت ۵ راپریل۔ شام کے دو افسروں کو جو کمان کے اہم عہدوں پر فائز تھے کل رات برطرف کر دیا گیا۔ ان پر صدر ناصر کے حامیوں کی حمایت کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ ان میں سے ایک تو قومی حفاظتی پولیس کے ڈائرکٹر اور دوسرے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے چیف آف جنرل اسٹاف میجر سہیل عشرقی ہیں۔

● واشنگٹن ۵ اپریل امریکہ کی ایک بیرونی امداد کی انتظامیہ نے کل رات پاکستان کے لئے چالیس لاکھ ڈالر کے قرضہ کا اعلان کیا ہے اس قرضہ سے مشرقی پاکستان میں بجلی اور پانی کی بہم رسانی کی سکیموں پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ قرضہ چالیس برس میں ادا کیا جائے گا اور سود کی شرح نصف فیصد بھی کم ہوگی۔

گدو بیراج میں اراضی کا نیلام

گدو بیراج کے بائیں کنارہ پر چوبیس ۲۴ ہزار ایکڑ زمین ششماہی نہر پر حسب ذیل پروگرام کے مطابق نیلام ہوگی۔

۱۔ ڈسٹرکٹ بنگلہ اباڑو	۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۸ بجے صبح
۲۔ انسپکشن بنگلہ میرپور ماتھیلو	۲۳-۲۴-۲۵ راپریل ۸ بجے صبح
۳۔ ڈسٹرکٹ بنگلہ گھوٹکی	۷ رمئی ۹ بجے صبح ۸ رمئی ۸ بجے صبح

شرائط حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ سرکاری قیمت -/۵۰۰ روپیہ فی ایکڑ

۲۔ کل رقم کا ½ موقعہ پر ادا کرنا ہوگا۔

۳۔ پہلے دو سال کوئی قسط ادا نہیں ہوگی۔

۴۔ اس کے بعد تین مساوی سالانہ اقساط میں مع ساڑھے چھ فیصدی مرکب سود کے ساتھ بقیہ رقم واجب الادا ہوگی۔

کوئی خریدار اپنے موجودہ رقبہ کو شامل کر کے ۲۵۶ ایکڑ سے زیادہ نہیں خرید سکتا۔ جن کے پاس پہلے ۲۵۶ ایکڑ یا اس سے زائد رقبہ موجود ہے وہ نیلامی میں حصہ نہیں لے سکتے۔

اس کے علاوہ کچھ زمین دس سالہ لمبے پٹہ پر بذریعہ ٹنڈر دی جائے گی جس کے ٹنڈر ۱۷ اپریل کو ½۸ بجے صبح اباڑو میں ۲۶ راپریل ½۸ بجے صبح میرپور ماتھیلو میں ۷ رمئی ½۸ بجے صبح تک متعلقہ اسسٹنٹ کالونائزیشن آفیسر کے پاس دیئے جا سکتے ہیں۔

ٹنڈر کے ساتھ ایک صد روپیہ ازپیشگی ادا کرنا ہوگا جو ٹنڈر منظور نہ ہونے کی صورت میں واپس ہو جائیگی۔ اور پٹہ منظور ہونے کی صورت میں زرِ پٹہ میں مجرا ہو جائے گی۔

پٹہ کا نرخ -/۱۰ روپیہ فی ایکڑ سالانہ ہے۔ ٹنڈر سب سے زیادہ پیشکش کرنے والے کا حق ہوگا۔ کسی ٹنڈر دہندہ کو ۲۵۶ ایکڑ سے زیادہ اراضی لینے کی اجازت نہیں۔

اراضیات ۶۴ سے ۲۵۶ ایکڑ تک کے پلاٹوں میں منقسم ہے ایک کتاب کی صورت میں شائع کی گئی ہے جو کہ -/۲ روپیہ میں مندرجہ ذیل پتہ سے ملتی ہے۔

۱۔ مغربی پاکستان کے ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے۔

۲۔ زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے دفتر لاہور سے

۳۔ کالونائزیشن آفیسر گدو بیراج سکھر سے

۴۔ ڈپٹی کالونائزیشن آفیسر و اسسٹنٹ کالونائزیشن افسران متعلقہ تحصیل سے

مغربی جرمنی میں فرانسیسی بمبار طیاروں کو ایٹمی ہتھیاروں سے لیس کیا جائیگا

ایٹمی ہتھیار ساٹھ دن کے اندر فراہم کر دیئے جائیں گے۔ امریکی محکمہ دفاع کا اعلان

واشنگٹن ۵ اپریل۔ امریکہ کے محکمہ دفاع نے اعلان کیا ہے کہ مغربی جرمنی میں موجودہ فرانسیسی بمبار طیاروں کے دو سکویڈرنز کو جلد ہی امریکی ایٹمی ہتھیاروں سے لیس کر دیا جائے گا۔ یہ ایٹمی ہتھیار امریکی نگرانی میں رہیں گے اور انہیں صرف اس وقت استعمال میں لایا جائے گا۔ جب صدر کینیڈی اجازت دیں گے محکمہ دفاع کے افسر آرتھر سلویسٹر نے اس اعلان میں بتایا ہے کہ فرانسیسی طیاروں کے سکویڈرنوں کو یہ ایٹمی ہتھیار انہیں شرائط کے تحت مہیا کئے جائینگے جن کے تحت نیٹو کے دوسرے آٹھ ممالک کو مہیا کئے گئے ہیں۔ نیٹو اقوام کو اس قسم کے ایٹمی ہتھیار دینے کا پروگرام ۵۸-۱۹۵۷ء میں مرتب کیا گیا تھا اور اس کے بعد تمام نیٹو اقوام نے امریکہ کے ساتھ ایٹمی ہتھیاروں کے حصول کے لئے معاہدے کئے۔ فرانس کو ایٹمی ہتھیار مہیا کرنے کا انتظام ستمبر ۱۹۶۱ء سے جنوری ۱۹۶۲ء کے دوران کیا گیا تھا۔ جس کے مطابق فرانسیسی طیاروں کو ایک ہفتہ یا دس دن کے اندر ایٹمی ہتھیار مہیا کر دئے جائیں گے۔

اطفال الاحمدیہ ربوہ کا اجتماع

(بقیہ صفحہ اول)

ادا کی گئی جس کے بعد شام تک فٹ بال اور کبڈی کے میچ کھیلے گئے بعد ازاں جملہ اطفال نے مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت اکٹھی ادا کیں۔ کھانے کے بعد رات کو دس بجے تک دینی معلومات کے مقابلے جاری رہے۔ رات جملہ اطفال نے مقام اجتماع میں ہی بسر کی۔ اجتماع آج دس بجے تقسیم انعامات کی تقریب کے بعد اختتام پذیر ہوگا۔ اس موقع پر اطفال سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی خطاب فرمائیں گے۔

روس نے برطانوی احتجاج مسترد کر دیا

برلن ۵ راپریل۔ روس نے مشرقی جرمنی کی فضائی حدود میں پرواز کے دوران برطانوی طیارے پر روسی لڑاکا طیاروں کی فائرنگ کے خلاف برطانیہ کا احتجاج مسترد کر دیا۔ برطانیہ کے ایک سرکاری ترجمان نے روس کی جانب سے احتجاج کے جواب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت اب اس مسئلہ پر مزید غور کر رہی ہے۔

یاد رہے کہ برطانیہ کے ساتھ امریکہ نے بھی روسی طیاروں کی کارروائی کے خلاف احتجاج کیا تھا احتجاج میں کہا گیا تھا کہ روس کے دو لڑاکا طیاروں نے ناجائز طور پر برطانیہ کے طیارہ کو مشرقی برلن میں اترنے پر مجبور کیا اور اس کے انکار پر ایک روسی طیارے نے اس پر گولیاں برسائیں

جلسہ تحریک جدید

بقیہ صفحہ اول

ازاں بعد علی الترتیب مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید، مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے احباب سے خطاب کر کے تحریک جدید کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی اور تفصیل سے واضح کیا کہ کس طرح آج تحریک جدید کے ذریعہ دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اس ضمن میں احمدی نوجوانوں کو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پرزور تحریک فرمائی اور علی الخصوص دفتر دوم کے مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھانے اور اس طرح قربانی و ایثار کا ایک اعلیٰ نمونہ قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی آپ نے مالی قربانی کے علاوہ سادہ زندگی اختیار کرنے اور خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے پر بھی زور دیا۔ آخر میں تحریک جدید سے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک نہایت ایمان افروز تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔

شاہ سعود علاج کیلئے پیرس پہنچ گئے

پیرس ۵ راپریل۔ شاہ سعود اپنے علاج کے لئے کل نیس سے یہاں پہنچے ہیں۔ آپ یہاں ہسپتال میں داخل ہوں گے۔

ماؤنٹ بیٹن ۳۰ اپریل کو دہلی پہنچ رہے ہیں

نئی دہلی۔ برطانیہ کے چیف آف ڈیفنس اسٹاف ماؤنٹ بیٹن تین روزہ دورے پر ۳۰ اپریل کو نئی دہلی پہنچ جائیں گے۔ ماؤنٹ بیٹن جو بھارت کے پہلے گورنر جنرل رہ چکے ہیں۔ یہاں قیام کے دوران بھارت کے دفاعی مسائل سے متعلق وزیر اعظم نہرو وزیر دفاع مسٹر چاون اور دوسرے وزراء سے بات چیت کریں گے۔

خلیج فارس کے علاقوں میں چار سال بعد بارش

تہران ۵ اپریل۔ خلیج فارس اور بحیرہ عمان کے علاقوں میں گذشتہ روز چار سال بعد پہلی بارش ہوئی